خانوادہ ولی اللہی کی تفسیری خدمات

عاصم نعیم ☆

Shah Wali-Allah was an outstanding Islamic thinker and reformer of his time. His remarkable contribution in the political, social, religious and various other spheres of life left a for - reaching impact on the Muslims of the sub-continent.

His writing covers all branches of traditional Islamic learnings such as the principles of interpretation of the Quran, Hadith, Fiqh, Aqa'id (Foundational Beliefs) Sufism, Biographies, Poetry and Religious and Political correspondence.

Shah was in the view to make the Quran easily available in a form that would enable the Muslims of the sub-continent to grasp its meanings.

His Persian translation of the Quran was a revolutionary step. It inspired most of his descendents and many others to explain Quran in local languages. Such as his able sons Shah Abdul Aziz, Shah Rafi-ud-din and Shah Abdul Qadir, contributed a lot in disseminating the knowledge of the Holy Quran. The salient features of their translations and exegesis are clarity of meanings and creative approach in interpreting the Quran. These works discussed the coherence in between the Quranic verses, explained the Ahkam-ul-Quran (Legal decisions of Quran), and Asrar-u-din (Rationale of Din), gave a correct perception of abrogated (mansukh) and abrogating (nasikh) verses etc.

These fresh approaches on Quran gained extraordinary currency and acceptance. Nearly all the later translators and interpreters of Quran followed these patterns.

In this article I have discussed the said Tafseeri contribution of Sha Wali Allah and his descendents.

شاہ ولی اللہ دہلوی، برعظیم پاک وہند کی وہ عبقری شخصیت ہیں، جن کی دینی ودعوتی، اصلاحی وتجدیدی اور سیاسی ومعاشرتی خدمات سے ایک زمانہ مستفید ہوا ہے۔ان خدمات کے اثرت ہمہ گیر ہیں۔تین سوسال سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود، آج بھی ان کی فکر سے راہنمائی لی جارہی ہے۔انہوں نے علومِ

☆ لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسلامیہ کے مختلف شعبوں، تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، دعوت وارشاد اور اسرار الدین وغیرہ میں صدیوں سے طاری جمود توڑ کر انقلابی راہ دکھائی ہے۔ ان شعبوں میں آپ کی اولیت، یکتائی اور انفرادیت کے جلوے گونا گوں ہیں۔ ہر علم وفن میں ان کا اندازِ نظر اعلانیہ اور اپنے زمانے سے جدا ہے۔ آپ کے بعد آنے والے مفسرین، محدثین، فقہاء، متکلمین اور دعاۃ ومبلغین، کسی نہ کسی طور، آپ کی فکر سے ضرور متأثر ہوئے۔

علامہ شبلی نعمانی نے آپ کی عبقریت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

"ابن تیمیہ اور ابن رشد کے بعد بلکہ خود انہی کے زمانہ میں مسلمانوں میں جو عقلی تنزل شروع ہوا تھا، اس کے لحاظ سے یہ امید نہ رہی تھی کہ پھر کوئی صاحبِ دل ودماغ پیدا ہوگا، لیکن قدرت کو اپنی نیرنگیوں کا تماشا دکھانا تھا کہ اخیر زمانے میں جب کہ اسلام کا نفسِ واپسیں تھا، شاہ ولی اللہ جیسا شخص پیدا ہوا، جس کی نکتہ سنجیوں کے آگے غزالی، رازی اور ابن رشد کے کارنامے بھی ماند پڑ گئے۔"(۱)

شاہ صاحب کے ہمہ جہتی کارہائے نمایاں میں سے اہم کارنامہ، قرآن مجید کے علوم ومعارف کی ترویج واشاعت ہے۔ اپنے عہد کی دفتری وسرکاری زبان، فارسی میں ترجمہ قرآن کر کے انہوں نے رجوع الی القرآن کی تحریک کا آغاز کیا، جس کی بدولت برعظیم پاک وہند میں قرآن فہمی کا عام چرچا ہوا۔ اردو اور دوسری زبانوں میں بھی قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمے کا دروازہ کھل گیا۔ معرکۃ الآرا ترجمہ قرآن، "فتح الرحمٰن" کے علاوہ، "مقدمہ فتح الرحمٰن" "اصول تفسیر کی مہتم بالشان تصنیف "الفوز الکبیر" اور "فتح الخبیر" بھی قرآن فہمی کے لیے منارۂ نور ثابت ہوئے۔ بعد ازاں آپ کے لائق اور قابل فرزندوں اور تلامذہ نے اپنے شیخ بزرگوار کے اس مشن کو سنبھالا۔ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے فہم قرآن کی اس تحریک میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں اور خانوادہ ولی اللہی کی نیک نامی کا باعث بنے۔

زیر نظر مضمون میں شاہ ولی اللہ اور ان کے ابنائے ثلاثہ کی تفسیری خدمات کا تذکرہ پیشِ نظر ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل کتب کے اندازِ تفسیر اور خصائص تفسیر کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ فتح الرحمٰن (مقدمہ، ترجمہ وتحشیہ) از شاہ ولی اللہ،

۲۔ تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز دہلوی،

۳۔ تفسیر رفیعی از شاہ رفیع الدین، اور

۴۔ حاشیہ موضح القرآن از شاہ عبدالقادر

(ا۔ فتح الرحمٰن (مقدمہ، ترجمہ وتحشیہ) از شاہ ولی اللہ (م۱۷۶۲ء)

شاہ ولی اللہ کا معرکۃ الآراء ترجمہ قرآن، "فتح الرحمٰن" کے نام سے مشہور ہوا۔ "فتح الرحمٰن" اصل میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک مقدمہ، ترجمہ قرآن اور اس کے تفسیری حواشی پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں ترجمہ کے اصول، ترجمہ قرآن کی ضرورت و اہمیت اور چند دیگر فوائد ذکر کیے گئے ہیں۔

شاہ صاحب کے کام کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے اس دور کے حالات کو نظر میں رکھنا ضروری ہے۔ آپ کے عہد میں قرآن حکیم سے دوری، بے رغبتی اور عدم توجہی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ لوگ فقہی اختلافات، معقولی بحثوں، کلامی موضوعات اور صوفیانہ اسرار و رموز کی پیچیدہ بحثوں میں غیر معمولی دلچسپی لیتے تھے۔ رائج الوقت سرکاری، علمی، تعلیمی اور دفتری زبان، فارسی میں قرآن حکیم کے ترجمے، تعداد اور معیار، ہر دو اعتبار سے فروتر اور کم تر تھے۔ کئی ترجموں میں تطویل و اطناب تھا، تو کئی میں خلل انداز تقصیر و اختصار، اس لئے معیارِ مطلوب کے مطابق ترجمہ قرآن کرنے کے لیے شاہ صاحب نے عزمِ مصمم کر لیا اور یہ کارنامہ، گوناگوں مصروفیات، مشکلات و موانع کے باوجود سرانجام پایا اور آپ قرآن کو امت مسلمہ کی قوت حیات سمجھ کر، اس کی اشاعت اور خدمت پر عازم ہوئے۔

شاہ صاحب کے نزدیک ترجمہ قرآن کا مقصد و مقتضی، مسلمانان ہند کی خیر خواہی اور ان کی دینی ضروریات کی تکمیل تھی۔ آپ کا مطمح نظر یہ تھا کہ قرآن کا ترجمہ فارسی زبان میں ایسا سلیس اور روز مرہ کے مطابق کیا جائے، جو تکلف و تصنع اور عبارت آرائی سے پاک ہو اور اس میں قصوں، حکایات اور مختلف النوع توجیہات سے کوئی سروکار نہ رکھا جائے تاکہ عوام و خواص اسے یکساں طور پر سمجھ لیں۔

اس ترجمہ میں شاہ صاحب نے جن امور کو ملحوظ رکھا ہے۔ انہیں "مقدمہ فتح الرحمٰن" کی روشنی میں جناب سعود عالم قاسمی نے ان نکات میں بیان کیا ہے:

۱۔ قرآن کی آیات کا انہی کے مطابق اظہارِ مراد اور لطافتِ تعبیر کے ساتھ معروف فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ دوسرے تراجم میں عبارت کی طوالت، تعبیر میں رکاوٹ اور مفہوم کو سمجھنے میں جو دقت پیش آتی ہے، اس سے احتراز کیا گیا ہے۔

۲۔ قصص قرآن کے بیان میں طوالت و تقصیر کی درمیانی راہ اختیار کی گئی ہے۔

۳۔ مختلف توجیہات میں سے عربی زبان و قواعد کے اعتبار سے زیادہ مستحکم، علمِ حدیث اور علمِ فقہ کے اعتبار سے زیادہ درست اور کم الفاظ کی توجیہہ کو اختیار کیا گیا ہے۔

۴۔ قرآن کا ترجمہ اس انداز سے کیا گیا ہے کہ جو کوئی علم نحو سے واقف ہے، وہ اس کو بخوبی جان سکتا ہے اور جو شخص نحو نہیں جانتا، وہ بھی اصل مقصد سے محروم نہیں رہے گا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۵۔ترجمہ کو تحت اللفظ اور حاصل المعنی ترجمہ کی کمزوریوں سے پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔(۲)

اسلوبِ تفسیر:

شاہ صاحب کے نزدیک ترجمہ قرآن کا اہم ترین مقصد مسلمانوں میں قرآن فہمی کا ذوق پیدا کرنا تھا، اس لیے انہوں نے قرآنی آیت کے مفہوم کو اصل اہمیت دی ہے، لیکن الفاظِ قرآن سے بھی صرفِ نظر نہیں کیا۔اسی طرز نے بعدازاں بین القوسین ترجمہ اور تفسیری حواشی کو رواج دیا۔شاہ صاحب نے طول طویل بحثوں کے بجائے سادہ اور سلیس انداز میں قرآنی مقصود کو بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔اور انہوں نے مشکل مقامات کی مختلف توجیہات اور متشابہات کی تاویلات میں غیر ضروری تفصیلات کو عقلی موشگافی قرار دیتے ہوئے نظرانداز کر دیا ہے۔

ترجمہ وتفسیر میں اجتہادی بصیرت:

قرآن حکیم کے وہ مقامات جہاں ایک سے زیادہ معانی اور مفاہیم کی گنجائش ہے، اور مفسرین نے آیت کے مختلف معانی مراد لیے ہیں وہاں شاہ صاحب نے عام مفسرین کی پیروی کو ضروری نہیں سمجھا ہے بلکہ اپنی خداداد اجتہادی بصیرت اور ذوق قرآنی کو کام لاتے ہوئے اس کا ترجمہ وتفسیر کیا ہے۔مثال کے طور پر قرآن حکیم کی یہ آیت

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا.(۳)

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں۔

لفظ "وسط" ایک جامع لفظ ہے، اس کا ترجمہ مفسرین نے عام طور پر خیار، معتدل، اجود، اوسط وغیرہ کیا ہے۔تاہم شاہ صاحب نے "مختار" ترجمہ کیا ہے جو اقتضائے حال سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔

اس میں خیار، معتدل، اجود، اوسط کے علاوہ قوت اور شوکت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔(۴)

اسی سورہ کی ایک دوسری آیت میں بھی شاہ صاحب کی قرآنی بصیرت کا ایک اور رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ وَ اللّٰهُ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لَا یُحِبُّ الْفَسَاد .(۵)

جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

اس آیت کے لفظ "تولی" کو شاہ صاحب نے والی، حکمران اور سربراہِ ریاست کے معنیٰ میں لیا ہے۔ جبکہ عام طور پر مفسرین نے اس لفظ کو "پھیرنے" کا معنیٰ پہنایا ہے۔ اس طرح، اس ترجمہ کے ذریعے خدا بیزار حکمرانوں کی نفسیات اور کرتوت کو عیاں کیا گیا ہے، جو اپنی حکومت کے قیام اور حفاظت کے لیے انسانوں کا بے دریغ قتل عام کرتے ہیں۔

ترجمہ و تفسیر میں تنوع:

ترجمہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں موقع کلام کی نزاکت کا احساس و لحاظ پورے طور پر پایا جاتا ہے۔ یعنی ترجمہ میں لفظی رعایت کے ساتھ ساتھ صورت حال کو بھی تناظر میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ توبہ کی آیت "**التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون** "(٦)(وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، راہ حق میں سفر کرنے والے، رکوع اور سجدہ کرنے والے) میں لفظ "**السائحون**" کا ترجمہ سفر درراہ خدا کنندگان یعنی خدا کی راہ میں سفر کرنے والے کیا ہے۔ جب کہ اسی انداز کی ایک آیت سورۃ تحریم میں آئی ہے۔"عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا "(٧)(اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب، تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اللہ کے حضور جھکنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت بجالانے والیاں، روزے رکھنے والیاں ہوں گی، بیوہ اور کنواریاں) شاہ صاحب نے اس آیت میں "**سائحات**" کا ترجمہ "روزہ دارندگان" کیا ہے۔ چونکہ سورہ توبہ میں مومن مردوں کا ذکر تھا، اس لیے خدا کی راہ میں سفر کرنے والا ترجمہ زیادہ مناسب تھا اور یہاں مومن عورتوں کا تذکرہ ہے، جن کے لیے سفر کرنے کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں۔ اس لئے شاہ صاحب نے یہاں "روزہ رکھنے والیاں" ترجمہ کیا ہے۔

علاوہ ازیں بعض مواقع پر اس بات کی بھی رعایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی آیت ایک سے زیادہ مطالب پر حاوی ہے تو انہوں نے ایک ترجمہ پر اکتفا نہ کر کے دوسرے مطلب کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ شاہ صاحب اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ یہ دونوں مطلب اپنی جگہ درست اور مناسب ہیں۔ (۸)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فقہی احکام کا تذکرہ:

حاشیہ میں شاہ صاحب نے آیات احکام کے ذیل میں فقہی جزئیات کو بھی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے احکام کا ذکر مختصراً اور اشارہ کیا ہے۔ فقہ حنفی کے علاوہ دیگر مکاتیب فقہ کو بھی پیش کیا ہے تاکہ آیات کے مفاہیم وضاحت کے ساتھ سامنے آسکیں۔ چنانچہ "فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"(۹) (جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی کھالے بغیر میلانِ گناہ کے، تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے)۔

اس ذیل میں شاہ صاحب لکھتے ہیں: "مخمصہ میں مردار کھانا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک "مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ" کا فائدہ یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اس کا فائدہ یہ ہے کہ اضطرار کے وقت مردار کھانے کی رخصت چوروں اور ڈاکوؤں کے لیے نہیں ہے۔"(۱۰)

فقہی جزئیات بتاتے ہوئے کئی مقامات پر اپنی اجتہادی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔(۱۱)

سورہ بقرہ کی ایک اور آیت کریمہ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ"(۱۲) (جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو) کے متعلق تحریر کرتے ہیں: "مفسرین کا مشہول قول یہ ہے کہ طَلَّقْتُمُ میں خطاب ازواج سے ہے اور فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ میں اولیاء سے خطاب ہے۔ یہ مفہوم معقل بن یسارؓ کی ایک حدیث سے ماخوذ ہے مگر بندہ ضعیف کا رجحان اس طرف ہے کہ دونوں جگہ خطاب شوہروں سے ہے۔ معقل بن یسارؓ نے جو معنیٰ بیان کئے ہیں، وہ طریق منطوق کے بجائے بطریق مفہوم ہے"۔(۱۳)

آیات وسور میں باہم تطابق:

شاہ صاحب نے آیات وسور میں باہم تطبیق پیدا کرنے میں بڑی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ حاشیہ "فتح الرحمان" میں انہوں نے اس کا لحاظ رکھا ہے اور آیات وسور کے مضامین میں حسب ضرورت تطبیق دینے کی کوشش کی ہے۔

سورۃ الانعام کی آیت

وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ .(۱۴)

(جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ آپ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ بھیجی گئی ہے)۔

کے ذیل میں لکھتے ہیں " مکی سورتوں میں مذکور ہے کہ یہود قرآن کی تصدیق کرتے ہیں اور مدنی سورتوں میں کہا گیا ہے کہ یہود اس کی تکذیب کرتے ہیں۔اس کی وجہ تطبیق یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تھے تو یہود کو اپنی شریعت کے اتباع کی دعوت نہیں دی تھی۔اس بنا پر عام یہود صدق قرآن کے معترف تھے کہ قرآن کا حکم عربوں پر لازم ہے اوران میں سے کوئی اس کا انکار نہیں کرتا تھا،اور جب آپ نے ہجرت کی تو ان کو بھی اسلام کی دعوت دی اس بنا پر یہ لوگ عناد میں مبتلا ہو گئے۔(۱۵)

المختصر یہ کہ شاہ صاحب کا یہ ترجمہ مع حواشی "فتح الرحمٰن"،ایسے بہت سے قرآنی مباحث کو اجاگر کرتا ہے،جن سے فہم قرآن کی گرہیں کھلتی ہیں۔بحیثیت مجموعی شاہ صاحب کا یہ کارنامہ اپنی نوعیت میں منفرد ہے۔

اس ترجمہ نے شاہ صاحب کے صاحبزادوں کو تحریک دی کہ وہ فارسی اور اردو میں قرآن کی خدمت انجام دیں۔چنانچہ شاہ عبدالعزیز نے فارسی میں "فتح العزیز" لکھی۔شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے اردو میں تراجم کئے اور حواشی لکھے۔جن کا تذکرہ ذیل میں دیا جارہا ہے۔

۲)تفسیر "فتح العزیز" از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۸۲۳ء/ ۱۲۳۹ھ)

عبدالعزیز نام اور سراج الہند لقب تھا۔ان کے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ تھے۔والد ماجد ہی کی خدمت میں ان کی اصل تعلیم وتربیت ہوئی البتہ بعض امہات کتب کا درس اپنے والد کے ممتاز تلامذہ جیسے شاہ محمد عاشق پھلتی اور محمد امین ولی اللہی سے بھی لیا۔اپنے پدر بزرگوار شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی وفات کے وقت ان کی عمر سترہ سال تھی۔اوائل عمر میں کثرت امراض کے باوجود آپ نے مدۃ العمر درس وافادہ کا بازار گرم رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

آپ کو قرآن مجید کے درس سے خاص شغف تھا۔آپ کے نواسے اسحاق بن فضل روزانہ ایک رکوع قرآن مجید ان کی مجلس میں تلاوت کرتے تھے جس کی تفسیر شاہ صاحب بیان کرتے تھے۔اس حلقہ درس سے بے شمار فضلا پیدا ہوئے اور ملک کے کونے کونے میں پھیل گئے۔آپ نے ۸۰ برس کی عمر پا کر ۹ شوال ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء کو وفات پائی۔(۱۶)

شاہ عبدالعزیز نے متعدد کتابیں تصنیف کیں۔امراض کی شدت اور آنکھوں کی بصارت کے زائل ہو جانے کے سبب بعض کتابوں کو انہوں نے املا کرایا۔ان کی اہم تصنیفات میں تحفہ اثنا عشریہ،بستان المحدثین، العجالۃ النافعۃ،فتاویٰ اور زیر تبصرہ تفسیر فتح العزیز ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفسیر فتح العزیز :

یہ تفسیر نامکمل صورت میں پائی جاتی ہے سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی ابتدائی ایک سو چوراسی آیات کی تفسیر پہلی جلد میں ہے اور آخر کے دو پاروں کی تفسیر علیحدہ علیحدہ جلدوں میں ہے اور یہ جلدیں متعدد بار شائع ہو چکی ہیں۔

شیخ رفیع الدین مراد آبادی نے تفسیر فتح العزیز کی اہم خصوصیات یہ گنوائی ہیں:

۱۔ ہر سورت کا عنوان اور اجمالاً مضمون سورت کا بیان، ۲۔ ربط آیات، ۳۔ نظائر قرآن کا ذکر، ۴۔ قصص واحکام کے اسرار کا بیان، اور ۵۔ لطائف نظم قرآن (۱۷)

واقعہ یہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز کی تفسیر گو نامکمل ہے مگر اس میں یہ تمام خصوصیات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ ذیل میں اسی ترتیب کے موافق بطور نمونہ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

سورتوں کے عنوان اور اجمالی مضمون کی وضاحت:

سورہ بقرہ کی تلخیص شاہ صاحب نے مندرجہ ذیل پانچ نکات میں کی ہے: ۱)اثبات وجود صانع ۲)اثبات نبوت ۳) ثبوت استقامت ۴) ثبوت مجاہدہ ۵) اثبات معاد۔

ان کی تشریح کے بعد وہ لکھتے ہیں۔ یہی پانچ نکتے اس سورہ کے مطالب کا خلاصہ ہیں اور بقیہ چیزیں ان ہی کے متممات اور مقدمات ہیں۔(۱۸)

اس کے بعد مفسر نے قرآن مجید میں سورہ بقرہ کے مقام و مرتبہ کا تعین کرتے ہوئے اس سورہ کے بنیادی موضوع کی بھی وضاحت کی ہے۔ بعدازاں شاہ صاحب نے حیات وقومیت کے مرکزی عنوان کے تحت پوری سورہ کے مضامین کا تجزیہ کیا ہے اور یہ حصہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ سورہ کے مرکزی خیال کی وضاحت کے بعد شاہ صاحب لکھتے ہیں:

پس معلوم ہوا کہ اس سورہ کے تمام ہی مضامین حی وقیوم کی شرح وتفصیل ہیں اور یہ کلمہ اس سورہ کی جان کا درجہ رکھتا ہے اور آیت الکرسی کی حیثیت دل کی ہے اور باقی سورہ اعضا وجوارح کے درجہ میں ہیں۔(۱۹)

ربطِ آیات وسور:

تفسیر کی دوسری خصوصیت ربطِ آیات ہے۔ تفسیر فتح العزیز کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے یہاں اس کا خاص اہتمام تھا۔ وہ آیتوں کے ربط کے ساتھ ساتھ سورتوں کے درمیان بھی ربط ومناسبت کے قائل تھے۔ انہوں نے سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے درمیان ربط کی ایسی دل نشیں وضاحت کی ہے جس سے ربط آیات اور ربط سور دونوں ہی کی بہ خوبی وضاحت ہوتی ہے۔ ان کی تحریر کا اردو ترجمہ کچھ یوں ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سورہ فاتحہ مجمل طور پر قرآن مجید کے تمام معانی پر محیط ہے اور سورہ بقرہ سے اس اجمال کی تفصیل کا آغاز ہوتا ہے۔سورہ فاتحہ میں آیت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم میں بندہ کو ہدایت طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے تو سورہ بقرہ میں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے لے کر اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِم تک یہ وضاحت کی گئی ہے کہ دولت ہدایت سے کس قسم کے لوگ سرفراز ہوتے ہیں۔(۲۰)

شاہ عبدالعزیز نے اکثر سورتوں کے درمیان اسی انداز سے وجوہ مناسبت تحریر کیے ہیں اور ان کے مضامین کی یکسانی دکھائی ہے۔کہیں کہیں انہوں نے متعدد سورتوں کو ہم مضمون ثابت کیا ہے،تفسیر میں نظم وربط کے لطائف بھی بیان ہوئے ہیں جو قدم قدم پر ملتے ہیں۔(۲۱)

نظائرِ قرآن:

تفسیر فتح العزیز کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن مجید کے نظائر بکثرت پیش کیے گئے ہیں۔ مفسر موصوف "القرآن یفسّر بعضه بعضا" کے قائل تھے اور اپنی تفسیر میں انہوں نے اس کا خاص اہتمام کیا ہے۔قرآن مجید کو وہ اصل محکم سمجھتے تھے اور شریعت کے تمام مآخذ کا سررشتہ اسی سے جوڑتے تھے۔علاوہ ازیں شاہ صاحب نے دوسرے مآخذ شریعت اجماع اور قیاس کی مفصل تشریح کی ہے اور ان کو بھی کتاب اللہ کا تابع بنایا ہے۔(۲۲)

تفسیر فتح العزیز میں قرآنی نظائر کے استعمال کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔لفظ تقویٰ کی تعریف اور اس کے استعمالات کے تحت وہ لکھتے ہیں:

شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ کے کئی معانی ہیں۔

1) ایمان: جیسا کہ آیت میں ہے۔ "وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى"۔(۲۳)

2) توبہ: جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے "وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا"۔(۲۴)

3) طاعت: اس کا استعمال اس آیت میں ہے " اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ"۔(۲۵)

4) ترک گناہ: جس کا استعمال اس آیت میں ہوا ہے: " وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ"۔(۲۶)

5) اخلاص: جیسا کہ آیت میں ہے: "فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ"۔(۲۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن مجید میں تقویٰ کی فضیلت ان آیتوں میں بیان ہوئی ہے:

"اِنَّ اللّٰـہَ مَعَ الَّـذِیْنَ اتَّقَوْا "۔(۲۸)"وَ تَـزَوَّدُوْا فَـاِنَّ خَیْـرَ الـزَّادِ التَّقْوٰی "۔(۲۹)"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ "۔(۳۰)احادیث میں بھی تقویٰ کی فضیلت بکثرت وارد ہے۔(۳۱)

قرآنی قصص واحکام کے اسرار:

اپنے والد بزرگوار شاہ ولی اللہ کے اتباع میں شاہ عبدالعزیز نے انبیاء سابقہ کے قصص وملل ماضیہ کے واقعات اوراحکام قرآنیہ کے اسرارورموز بھی بیان کیے ہیں۔خاص طور پر بنی اسرائیل کے واقعات،ان کے بحث وتحقیق کا موضوع رہے ہیں۔اسی طرح قرآن مجید کے احکام کو بھی انہوں نے دقّتِ نظر سے لکھا ہے۔انہوں نے سورہ فاتحہ کے تمام مطالب کی حکیمانہ تشریح بھی کی ہے،وہ لکھتے ہیں:

یہ جاننا چاہیے کہ انسان کے دل میں شیطان تین راہوں سے داخل ہوتا ہے،شہوت،غضب اور ہوا۔شہوت کو بہمیت ،غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطنت کہتے ہیں اوران میں بھی غضب شہوت کے مقابلہ میں اور ہواغضب کے مقابلہ میں زیادہ قبیح ہے،یہ کہا جاتا ہے کہ انسان شہوت کے سبب اپنے آپ پراورغضب کی بناپردوسروں پر اور ہوا کے باعث خداپرظلم کرتا ہے۔اس تمہید کے بعد یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بِسْـمِ اللّٰـہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں جوتین اسمائے الٰہی مذکور ہیں۔ان سے یہ تینوں امراض ختم ہوتے ہیں اورسورہ فاتحہ کی ساتوں آیتیں ان سے پیدا ہونے والی بداخلاقیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہیں۔اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جوکوئی اللہ کو پہچان لے گا۔ہوا کی شیطانیت سے محفوظ رہے گا اور جس کو رحمانیت کا علم نصیب ہوگا وہ غضب سے اپنے کودور رکھے گا اور جس کو رحیمیت کی بصیرت حاصل ہوگی وہ اپنے نفس پرظلم کرنا پسند نہ کرے گا۔بندہ الحمدللہ کہنے کے بعد مرتبہ شکر کو پالیتا ہے،چنانچہ وہ اپنے حال پر قانع ومطمئن ہوتا ہے اورشہوت سے اپنے آپ کو پاک وصاف رکھتا ہے۔"اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ " کا فائدہ یہ ہے کہ پہلے جملہ سے تکبراوردوسرے سے عجب وفخر کا خاتمہ ہوتا ہے اور "اِھْـدِنَـا الـصِّـرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ " کہنے کے بعد وہ کفر وبدعت سے نجات پا جاتا ہے۔(۳۲)

اسی طرح شاہ صاحب نے سورہ بقرہ میں "ھُـدًی لِّـلْـمُتَّـقِـیْـنَ " کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے انسانوں کے انجام کار کے اعتبار سے سات مرتبے بتائے ہیں۔ان میں سے دو بد بخت اور پانچ نیک بخت ہیں۔پھرانہوں نے قرآنی نظائر پیش کر کے ان کی تفصیلات بیان کی ہیں اورقرآن مجید کی ہدایت کوطبقہ سعید کے پانچ فرقوں کے لیے خاص بتایا ہے۔(۳۳)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حروف مقطعات پر بحث:

مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ اس تفسیر میں حروف مقطعات پر بھی عمدہ بحث کی گئی ہے اور شاہ صاحب نے ان کے مفہوم متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ سورہ بقرہ کی پہلی آیت الم پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الٓـمّٓ اس خالص فیض سے کنایہ ہے جو عالم ناسوت میں عرف وعلوم انسانی کے مطابق جلوہ گر ہے اور اس نے تذکیر کے ذریعہ قساوت قلبی کا اور تحدی اور چیلنج کے ذریعہ فاسد اقوال اور غلط افعال کا مقابلہ کیا اور پوری سورہ اسی اجمال کی شرح وتفصیل ہے۔(۳۴)

مفسر موصوف نے اس بحث کے اخیر میں خود اپنی رائے یوں پیش کی ہے:

الٓـمّٓ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اصل محکم جس کی پیروی ضروری ہے اور جو منکروں کے لیے معجزہ اور ماننے والوں کے لیے مفید اور واضح دلائل سے روشن ہے اور غلط قسم کے شبہات اور وسوسے زائل ومحو کر دیتی ہے۔(۳۵)

۳)" تفسیرِ رفیعی "از شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ)

شاہ ولی اللہ کے فرزندِ دوم شاہ رفیع الدین نے بھی اپنے والد بزرگوار اور برادرِ اکبر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی طرح درس وتدریس اور افتاء وارشاد کے ساتھ قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر کی خدمت انجام دی۔ آپ کی تعلیم وتربیت پر شاہ عبدالعزیز نے خصوصی توجہ مبذول کی۔ شیخ محمد عاشق پھلتی سے تعلیم کی تکمیل کی۔ بیس برس کی نوعمری میں تعلیم سے فراغت حاصل کر لی اور اپنے والد کے مدرسہ میں درس وتدریس اور افتاء کی ذمہ داری سنبھال لی ان کے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز نے استشداد عوارض کی بنا پر جب تدریس کا سلسلہ موقوف کر دیا تو ان کے اسباق بھی پڑھانے لگے اور تقریباً نصف صدی سے زائد عرصہ تک درس وافتاء کا بازار گرم رکھا اور ہزاروں تلامذہ ان سے مستفید ہوئے۔(۳۶)

تفسیری خدمات

شاہ رفیع الدین کی قابلِ ذکر قرآنی خدمت، اردو زبان میں اولین تحت اللفظ ترجمہ قرآن ہے۔ تاہم زیرِ نظر مضمون میں آپ کی ایک تفسیری کاوش آیت نور کی تفسیر کا تذکرہ پیشِ نظر ہے جس کو شاہ عبدالعزیز نے بھی نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور اس کے بارے میں یہ کہا:

بخدا اس باب میں مصنف نے حیرت انگیز کمالات دکھائے ہیں گودے سے چھلکے کو الگ کر کے آئینہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قلوب کو روشن اور روح کو مسرور کیا ہے اور لطیف پیرایہ بیان کا استعمال کیا ہے۔(۳۷)

تفسیر آیت نور کو صوفی عبدالحمید سواتی (م ۲۰۰۷) نے اپنی کوشش سے اپنے مقدمہ کے ساتھ گوجرانوالہ سے شائع کیا۔ شاہ رفیع الدین کا دوسرا تفسیری کارنامہ ان کی تفسیر سورہ بقرہ ہے جو "تفسیر رفیعی" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ سطور ذیل میں اس کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں۔

حروف مقطعات:

سورہ بقرہ کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتا ہے۔ اسکے بارے میں شاہ رفیع الدین نے جمہور مفسرین کی طرح یہ ذکر کیا ہے کہ ان کا حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے مگر اسی کے ساتھ انہوں نے بعض اقوال بھی نقل کیے ہیں جو دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

اور لوگ کچھ مناسبت سے کہتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی صفتیں، جن کے سرے پر یہی حروف آئیں۔ جیسے الف انعام اللہ کا، اور لام لطف اس کا اور میم ملک اس کا یا اللہ نے جبرئیل کے ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن بھیجا۔(۳۸)

نادر تفسیری نکات:

سورہ بقرہ کے پہلے رکوع میں ایسے معاند کفار کا ذکر ہے جن کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔(۳۹)

بے شک جو لوگ کافر ہو چکے برابر ہے ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے، وہ ایمان نہ لائیں گے۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد ابو جہل اور ابولہب جیسے سرکش اور ہٹ دھرم کفار ہیں جن کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے، مگر شاہ رفیع الدین نے اس کی بہت لطیف تفسیر کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر حال میں کفار کو ڈرانا اور سمجھانا چاہیے، یہ کفار جن کا ذکر اس آیت میں ہے، ان کا علم اللہ کو ہے، بندوں کو نہیں، چنانچہ وہ فائدہ کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی جو خدا کے علم میں کافر مقرر ہوئے، ان کو کسی طرح سمجھاؤ، ایمان نہیں لاتے۔

اس کے بعد وہ انذار کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان کے سمجھانے میں فائدہ یہ ہے کہ اول ان کا کفر ثابت ہو جائے کہ بن حکم کے نافرمانی کیوں کر ہوتی اور دوسرے کارخانہ جزا والوں کو حکمت معلوم ہو جائے کہ ان کو یہ عذاب کیا چاہیے۔ تیسرے یہ کہ مسلمانوں کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ڈرہو کہ حکم نہ ماننے سے یہ خرابی ہوتی ہے۔(۴۰)

نظمِ کلام کا اہتمام:

تفسیر رفیعی کا ایک خاص امتیاز یہ ہے کہ اس میں نظم کلام کی مکمل رعایت کی گئی ہے اور اس کے لحاظ سے جابجا لطیف نکتے بھی تحریر کیے ہیں۔شاہ رفیع الدین نے سورہ بقرہ کے مضامین کی تقسیم بھی کی ہے اور اصل موضوع دعوتِ توحید کو قرار دیا ہے۔

ان کے نزدیک سورہ بقرہ کی آیت ۱۲۴ سے آیت ۱۶۲ تک حضرت ابراہیمؑ کی بشارت اور دعا کا ذکر ہے جس کا ثمرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود گرامی ہے۔(۴۱)

اس کے بعد آیت "وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ "سے وحدانیت کا موضوع شروع ہوتا ہے اور یہ مضمون آیت ۱۶۷ تک چلا گیا ہے۔(۴۲)

علاوہ ازیں دیگر آیات کی تفسیر میں ان کے باہمی ربط واتصال کی وضاحتیں کی ہیں۔

ناسخ ومنسوخ کی بحث:

شاہ رفیع الدین نے ناسخ ومنسوخ کے موضوع پر بھی بحث کی ہے۔سورہ بقرہ کی آیت "وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا. وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ "۔(۴۳)(اور جو لوگ تم میں سے مرجاویں اور چھوڑ جاویں اپنی عورتیں تو وہ وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک بغیر نکالنے کے گھر سے پھر اگر وہ عورتیں آپ نکل جاویں تو کچھ گناہ نہیں تم پر اس میں کریں وہ عورتیں اپنے حق میں بھلی بات اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔) کے بارے میں مفسرین متفق اللفظ ہیں کہ یہ حکم اول تھا اور جب عورت کی عدت چار مہینے دس دن ٹھہرا دی گئی جس کا ذکر سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۴ میں ہے اور آیت میراث بھی نازل ہوئی تو اس وقت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔شاہ رفیع الدین نے دونوں حکموں کو جدا جدا کر کے اس کے نسخ سے انکار کیا ہے اور نہایت دلچسپ توجیہ وتاویل کی ہے۔وہ لکھتے ہیں:

اس آیت میں حکم ہوا کہ جن عورتوں کے خاوند مر جائیں اپنے وارثوں کو وصیت کر دیویں کہ اس عورت کو برس دن تک گھر سے نکالیو مت جو اپنی خوشی سے چلی جائے مختار ہے اور پہلی آیت میں حکم ہوا تھا کہ چار مہینے دس دن تک انتظار کریں بعد اس کے دوسری نکاح کو مختار ہے۔بعض لوگوں نے سمجھا کہ پہلی آیت پیچھے اتری

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے اور ناسخ ہے اور دوسری آیت پہلے اتری ہے اور منسوخ ہوگئی کہ اس کا حکم عدت برس دن تلک تھا اور یہ بات بے تحقیق ہے۔اس میں حکم عدت کا عورتوں کو نہیں بلکہ حکم خاوندوں کو ہے کہ وصیت کریں گھر سے نہ نکال دینے کا نہ عورتوں کو نکاح سے منع کرنے کا، بلکہ فرمادیا ہے کہ اگر واسطے نکاح کے چلی جاویں مختار ہیں۔(۴۴)

اس آیت میں دو حکم مذکور ہیں۔ایک یہ کہ عورتیں ایک سال کی مدت تک اپنے متوفی شوہروں کے گھروں سے نہ نکالی جائیں، دوسرے یہ کہ اس مدت میں ان کو نان ونفقہ بھی متوفی کے ورثا دیتے رہیں۔ شاہ رفیع الدین کا کہنا ہے کہ آیت میراث کے نزول نے یقیناً عورتوں کو مستحقِ وراثت بنا دیا ہے۔جس کے بعد بظاہر حاجتِ وصیت باقی نہیں رہتی مگر اس کے باوجود وہ آیت کے حکم کی منسوخی کے قائل نہیں ہیں اور اس کی تاویل یوں کرتے ہیں:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے، ساتھ اس حدیث کے کہ لا وصیۃ لوارث یہ بات بھی بے تحقیق ہے، اس واسطے کہ وصیت جو وارث کو نہیں وصیت تملیک ہے، یہ کہ اس کا حق کم زیادہ نہ کر ڈالیں۔ یہ وصیت تملیک کی نہیں ہے بلکہ اباحت عاریت کی ہے اگر چاہے رہنا اور وصیت کرنا وارث کو واسطے تاکید ادائی حق کے یا واسطے ادائی قرض کے منع نہیں ہے۔(۴۵)

ان چند مثالوں سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شاہ رفیع الدین کا تفسیری ذوق اپنے والد ماجد اور برادر بزرگ کے مانند تھا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ تفسیر رفیعی کو از سر نو مرتب کر کے شائع کیا جائے کیوں کہ اس کی زبان نہایت قدیم ہے جس سے قاری کو الجھن پیش آتی ہے۔

۴)موضح القرآن از شاہ عبدالقادر دہلوی (۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تیسرے فرزند شاہ عبدالقادر اپنے مقبول و مستند ترجمہ قرآن کی بدولت محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔اردو زبان کا سب سے پہلا ترجمہ قرآن مجید آپ ہی نے کیا اور آج بھی باوجودیکہ اس ترجمہ پر دو صدی کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس عرصے میں متعدد ترجمے ہو چکے ہیں مگر شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کی اہمیت وافادیت پر کوئی حرف نہیں آیا ہے۔

شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ قرآن کیساتھ ان کے تفسیری فوائد "موضح القرآن" کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ یہ فوائد بھی ترجمہ قرآن کے مانند اہل علم کے درمیان مقبول ومتداول ہیں۔ ہر دور کے علما نے موضح القرآن کو بھی مصدر و ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے بعض علمی حلقوں میں موضح القرآن کی تعلیم سبقاً وسنداً بھی ہوتی تھی۔(۴۶) شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے شاگرد مولانا شبیر عثمانی نے اپنے تفسیری حواشی میں موضح

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

القرآن ہی کو اسوہ ورہ نما بنایا ہے۔

موضح القرآن کے چند نمونے:

سورۃ بقرہ کی آیت کریمہ

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. (۴۷)

یوں نہیں جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس کے گناہ نے سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے، وہ اسی میں پڑ رہے۔

میں اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ کی تشریح کرتے ہوئے شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں گھیر لیا گناہ نے یعنی گناہ کرتا ہے اور شرمندہ نہیں ہوتا۔ (۴۸)

ایک دوسری آیت

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (۴۹)

(اور چاہیے کہ رہیں تم میں ایک جماعت بلاتے نیک کام پر اور حکم کرتے پسند بات کو اور منع کرتے ناپسند کو اور وہی پہنچے مراد کو۔)

میں شاہ عبدالقادر فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا دائرہ صرف مسلمانوں کی دینی اصلاح تک محدود نہیں سمجھتے بلکہ وہ اس کو نوع انسانی کی رشد واصلاح کا منصب تصور کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں فرض ہے ایک جماعت قائم رہے جہاد کرنے کو اور دین کا تقید رکھنے کو، تاکہ خلافِ دین کوئی نہ کرے اور جو اس کام پر قائم ہوں وہی کامیاب ہیں اور) اس کے برعکس (یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے، موسیٰ بدین خود، عیسیٰ بدین خود، یہ راہ مسلمانی کی نہیں۔ (۵۰)

سورۃ آل عمران میں غزوہ احد کی تفصیلات مذکور ہیں اور اس کے بعد مسلمانوں کو سود سے اجتناب کی تعلیم دی گئی ہے۔ شاہ عبدالقادر نے ان دونوں کے درمیان بہت لطیف مناسبت بتائی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

شاید سود کا ذکر یہاں اس واسطے فرمایا کہ اوپر مذکور ہوا، جہاد میں نامردی کا اور سود کھانے سے نامردی آتی ہے، دو سبب سے، ایک یہ کہ مال حرام کھانے سے توفیق طاعت کم ہوتی ہے اور بڑی طاعت جہاد ہے۔ دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہے چاہیے کہ اپنا مال جتنا دیا تھا لے لیا بیچ میں کسی کا کام نکلا، یہ بھی مفت نہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

چھوڑے، اس کا جدا بدلا چاہے تو جس کو مال پر اتنا بخل ہو وہ کب جان دیا چاہے۔ (۵۱)

سورۃ رعد کی آیت:

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ. (۵۲)

(مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکھتا ہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب) کی تشریح کرتے ہوئے شاہ صاحب نے تقدیر کی بڑی عمدہ تفسیر کی ہے، لکھتے ہیں:

دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے، بعضے اسباب ظاہر ہیں، بعضے چھپے ہیں، اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے، جب اللہ چاہے اس کی تاثیر اندازے سے کم زیادہ کر دے، جب چاہے ویسی ہی رکھے، کبھی کنکر سے مرتا ہے اور گولی سے بچتا ہے اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم میں ہے، وہ ہرگز نہیں بدلتا۔ اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ یہ دو تقدیریں ہیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی۔ (۵۳)

بعض آیتوں کی تشریح میں شاہ عبدالقادر کی غیر معمولی ذہانت کا پتہ چلتا ہے مثلاً سورہ الحجر کی آیت "وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمَوْعِدُھُمْ اَجْمَعِیْنَ . لَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْھُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ" (۵۴) (اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا، اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازہ کو ان میں ایک فرقہ بٹ رہا ہے) میں سات دروازوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ نیک عمل والوں پر بانٹے ہوئے، ویسے دوزخ کے سات دروازے ہیں، بدعمل والوں پر بانٹے ہوئے، شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ وہ ہے کہ بعضے لوگ نرے فضل سے جاویں گے بغیر عمل کے باقی عمل میں دروازے برابر ہیں۔ (۵۵)

مذکورہ بالا مثالوں سے تفسیر موضح القرآن کا اسلوبِ بیان اور اس کے طریق استدلال کا ایک سرسری اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ بحث:

شاہ ولی اللہ دہلوی، برصغیر کے علماء میں، ایک ممتاز عالم و مصنف اور مفکر و مصلح کی حیثیت سے کافی مشہور ہوئے۔ آپ کے گوناگوں، علمی، اصلاحی اور اجتہادی کارناموں میں سے ایک اہم کارنامہ علومِ قرآنیہ کا فروغ اشاعت ہے۔ فساد اور بگاڑ کے دور میں آپ نے مسلمانانِ ہند کو رجوع الی القرآن والسنہ کی دعوت دی۔ اس مقصد کے لیے قرآن حکیم کے فارسی ترجمہ و مختصر تشریح کی نیک خدمت انجام دی۔ عام طور پر بولی و سمجھی جانے والی، فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ مختصر تشریح کی اور اس میں فقہی جزئیات اور پیچیدہ مسائل سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اعراض کیا۔ آپ کا مطمح نظر قرآن کے ذریعے معاشرتی اصلاح تھا۔ ترجمہ وتفسیر میں اجتہادی بصیرت، دل چسپ تنوع اور قابل داد، انفرادیت موجود ہے۔ شاہ عبدالعزیز کی تفسیر فتح العزیز میں نظم قرآن کے لطائف کے پہلو بہ پہلو نظائر قرآن اور قصص واحکام قرآنیہ کے اسرار کو عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ ہر سورت کا موضوع ومضمون متعین کیا ہے۔ آپ کا بیان کردہ، آیات کا باہمی ربط، آپ کے قرآن میں گہرے غور وفکر کا پتہ دیتا ہے۔ شاہ رفیع الدین کی "تفسیر رفیعی" اگرچہ نامکمل ہے، تاہم نادر تفسیری نکات سے مملو ہے۔ انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی فکر کے تناظر میں، ناسخ ومنسوخ کی بحث اور نظم کلام کو دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شاہ عبدالقادر کے اردو ترجمہ قرآن اور تفسیری حواشی موضح القرآن کو ارباب نظر علماء ومفسرین نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آیات کے درمیان لطیف مناسبت، اور تفسیر میں ان کا اسلوب استدلال، ان کی ذہانت کی دلالت کرتا ہے۔

الغرض شاہ ولی اللہ اور ان کے خانوادہ کی پیدا کی ہوئی تحریک کی بنا پر فہم قرآن کی راہ ہموار ہوئی، قرآن سے رغبت ودلچسپی میں اضافہ ہوا، قرآن فہمی کا عام چرچا ہوا۔ قرآن کے معیاری تراجم وتفاسیر منصۂ شہود پر آنے کے ساتھ ساتھ، اُردو اور دیگر زبانوں میں تراجم وتفاسیر کا ایک سلسلہ چل پڑا، جو آج تک جاری ہے۔ بعد کے مفسرین نے اس خانوادہ کی تفسیری کاوشوں کا اپنا راہ نما بنایا۔ ان کے اثرات برصغیر کے تفسیری ادب پر تادیر محسوس کیے جاتے رہیں گے۔

حوالہ جات وحواشی

ا۔ شبلی نعمانی، الکلام اور علم الکلام، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۹۳ء، ص: ۱۰۵، ۱۰۶

۲۔ قاسمی، مسعود عالم، فتح الرحمان ایک تنقیدی مطالعہ، در قرآن کی تفسیریں چودہ سو برس میں، خدا بخش اورنٹیل لائبریری، پٹنہ ۱۹۹۵ء، ص: ۱۷۰

۳۔ البقرہ ۲: ۱۴۳		۴۔ قاسمی، مسعود عالم، فتح الرحمٰن ایک تنقیدی مطالعہ، ص: ۱۷۲

۵۔ البقرہ ۲: ۲۰۵		۶۔ التوبہ ۲: ۱۱۲		۷۔ التحریم ۶۶: ۵

۸۔ قاسمی، مسعود عالم، قرآن مجید کی تفسیریں۔ چودہ سو برس میں، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ۱۹۹۵ء، ص: ۱۷۳ (جیسے سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۳۸، ۳۹ میں لکل اجل کتاب کی تشریح)

۸۔ الرعد ۳۸، ۳۹		۹۔ المائدہ ۵: ۳

۱۰۔ قاسمی، مسعود عالم، قرآن مجید کی تفسیریں۔ چودہ سو برس میں، ص: ۱۷۴

۱۱۔ نفس مصدر، ص: ۱۷۴-۱۷۵		۱۲۔ البقرہ ۲: ۲۳۲

۱۳۔ شاہ ولی اللہ، فتح الخبیر، بحوالہ ضیاء الدین اصلاحی، مقدمہ فتح الرحمٰن والفوز الکبیر وفتح الخبیر، (مضمون) در قرآن مجید کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفسیریں-چودہ سو برس میں،ص:۱۶۵

۱۴۔الانعام،۶:۱۱۴

۱۵۔قاسمی،سعود عالم،قرآن مجید کی تفسیریں-چودہ سو برس میں،ص:۱۹۷،بحوالہ شاہ ولی اللہ: حاشیہ فتح الرحمٰن

۱۶۔ حالات زندگی کے لیے ملاحظہ کیجیے۔محمد عارف عمری، تذکرہ مفسرین ہند، دارالمصنفین ، اعظم گڑھ، ۲۰۰۶ء، ص:۱۶۷-۱۶۹

۱۷۔مرادآبادی، رفیع الدین، ہندوستانی مفسرین بحوالہ محمد عارف عمری،(حوالہ سابق)ص:۱۷۶

۱۸۔شاہ عبدالعزیز، فتح العزیز، مطبوعہ بمبئی س۔ن،۱/۷۹،۷۸

۱۹۔تفسیر فتح العزیز،۱/۸۲-۸۰

۲۰۔نفس مصدر،۱/۹۰

۲۱۔محمد عارف عمری، مصدر سابق،ص:۱۸۴

۲۲۔نفس مصدر،۱/۱۸۶

۲۳-فتح،۴۸:۶۲

۲۴-اعراف،۷:۹۶

۲۵-النحل۲:۱۶

۲۶-البقرہ،۲:۱۸۹

۲۷-حج،۲۲:۳۲

۲۸-النحل،۱۶:۱۲۸

۲۹-البقرہ،۲:۱۹۷

۳۰-الحجرات،۴۹:۱۳

۳۱-تفسیر فتح العزیز،۱/۱۱۰

۳۲-تفسیر فتح العزیز،۱/۷۴

۳۳-تفسیر فتح العزیز،۱/۱۱۰-۱۰۸

۳۴-تفسیر فتح العزیز،۱/۹۵

۳۵-ایضاً،۱/۱۰۲؛تذکرہ،ص:۱۹۰

۳۶-تذکرہ،ص:۱۹۱

۳۷-عبدالحئی حسنی،نزھۃ الخواطر،۷/۱۸۳

۳۸-تفسیر رفیعی ص:۵

۳۹-البقرہ،۲:۶

۴۰-تفسیر رفیعی ص:۶

۴۱-ایضاً

۴۲-ایضاً،ص:۶۶

۴۳-البقرہ،۲:۱۶۳

۴۴-تفسیر رفیعی ص:۹۱

۴۵-تفسیر رفیعی ص:۱۴۹

۶۴-اخلاق حسین قاسمی، محاسن موضح القرآن، دہلی، ۱۹۷۷ء،ص:۲۸

۴۷-البقرہ،۱:۸۱

۴۸-موضح القرآن،ص::۱۸

۴۹-آل عمران،۳:۱۰۴

۵۰-موضح القرآن،ص:۱۰۱

۵۱-ایضاً،ص:۱۰۷

۵۲-الرعد،۱۳:۳۹

۵۳-موضح القرآن،ص:۴۱۹

۵۴-الحجر،۱۵:۴۴-۴۳

۵۵-موضح القرآن،ص:۴۳۵

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.